Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

عطاء الحق قاسمی بطور کالم نگار

ATA-UL-HAQ QASMI'S AS A COLUMNIST

* محمد احمد اعوان
پی-ایچ-ڈی اسکالر شعبہ اُردو، یونیورسٹی آف سندھ، جامشورو

ABSTRACT

Ata-ul-Haq Qasmi is a versatile genius of Urdu literature, He is a considered a remarkable literary figure round the globe. There are multiple layers of his intellectual endeavor. His multifaceted novelty and ingenuity is reflected in different genres including short story, columns, drama and autobiography. He has written many articles on different subjects for the leading newspaper including Nawai waqt and Jang. This research article show's the services of Qasim's in literature. In this article, some notable aspects have been narrated here

Keywords: Ata-ul-Haq Qasmi, Columns, Columnist, columns writing daily Jang.

عطاء الحق قاسمی کا شمار اُردو ادب کے جلیل القدر قلم کاروں میں ہوتا ہے، وہ گذشتہ نصف صدی سے ادب کی گراں قدر خدمات میں منہمک ہیں۔ انہوں نے ادب کی جس صنف پر قلم اٹھایا ہے اُس پر اپنی شخصیت کی گہری چھاپ چھوڑی ہے۔ انہوں نے ادب کی کئی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ جس میں شاعری، سفر نامہ، افسانہ، کالم نگاری، فلیپ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ جوں جوں ان کی ادبی تخلیقات نگاہوں سے گزرتی ہیں۔ ان کی ادبی و فن کارانہ عظمت کا نقش پختہ ہوتا ہے۔ وہ ادب کی جس صنف کی جانب گامزن ہوئے اپنی علمیت و انفرادیت سے اہل ادب کو ورطہ حیرت میں مبتلا کرتے رہے، ان کی نثری نگارشات بصورت کالم "روزنامہ نوائے وقت" "روزنامہ جنگ" کی زیب و زینت بنتی رہی ہیں۔ جس میں انہوں نے مجالس، سفر نامے، خاکے سیاسی و سماجی، اقتصادی، طنزیہ و مزاحیہ موضوعات پر طبع آزمائی کی۔ عطاء الحق قاسمی نے مورخہ 1 فروری 1943ء کو بھارت کے مردم خیز علاقے امرتسر میں صوفی درویش شخصیت، جید عالم دین مولانا بہاء الحق کے گھر آنکھ کھولی، وہ اپنی جائے ولادت اپنے کالم "آہ عطاء الحق قاسمی" میں یوں تحریر کرتے ہیں۔

"مرحوم سکھوں کے مشہور شہر امرتسر میں پیدا ہوئے"(1)

مزید اُن کی مختصر اًتعارف نیاز احمد نے یوں کروایا ہے۔

"عطاء الحق قاسمی یکم فروری 1943 کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ایم بی پرائمری اسکول وزیر آباد سے پرائمری اور ماڈل ٹاؤن لاہور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے گریجویشن ایم۔اے۔او کالج لاہور سے کی اور اورینٹل کالج سے ایم۔اے اُردو کیا۔(2)

ان کے والد مولانا بہاء الحق قاسمی ایک مشہور زمانہ مذہبی رہنما تھے۔ ان کے والد مولانا مفتی محمد حسن جو کہ جامعہ اشرفیہ کے مہتمم تھے۔ انہیں لاہور جا کر دین کی تبلیغ کرنے کو کہا۔ چنانچہ آپ 1948 میں بشمول فیملی کے پہلے وزیر آباد اور اسکے بعد لاہور تشریف لے گئے۔ عطاء الحق قاسمی اپنے والد کے ذوق و ادب کے بارے میں کہتے ہیں کہ "میرے اباجی امرتسر سے 15 روزہ رسالہ "ضیاء الاسلام" کے نام سے نکالتے تھے۔ جس میں وہ فکائیہ کالم لکھا کرتے تھے۔ یہ چیز مجھے ورثے میں ملی ہیں۔(3)

عطاء الحق قاسمی نے نثر اور شاعری کی تقریباً تمام ہی اصناف ادب پر طبع آزمائی کی ہے، جس میں نظم، غزل، سفر نامہ، ڈرامہ اور کالم نگاری قابل ذکر ہیں۔ آپکی مشہور زمانہ تصانیف درجہ ذیل ہیں۔

(1) کالموں پر مشتمل کتب

1۔ کالم تمام
2۔ سرگوشیاں
3۔ ہنسا رونا منع ہے
4۔ مزید گنجے فرشتے
5۔ جرم ظریفی
6۔ مجموعہ
7۔ آپ بھی شرمسار ہوں
8۔ دلی دور است
9۔ عطایئے
10۔ روزنِ دیوار

(2) ڈرامے

1۔ خواجہ اینڈ سن
2۔ شب دیگ
3۔ شہدا ٹلی

(3) سفر نامے

1۔ شوق آوار گی
2۔ گوروں کے دیس میں
3۔ ایک غیر ملکی کا سفر نامہ لاہور

(4) فہرست میگزین

1۔ معاصر (1999ء)
2۔ معاصر (2001ء)
3۔ معاصر (2002ء)
4۔ معاصر (2004ء)

(5) شعری مجموعہ

(1) ملاقاتیں ادھوری ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

5۔ معاصر (2007ء)

موصوف کو نواز شریف حکومت میں ارباب اقتدار کے بارہا اصرار پر ملک و ملت کی خدمات کیلئے اپنی پیشہ وارانہ تجربات کے تناظر میں 1994 تا1999 تک ناروے اور تھائی لینڈ میں بطور سفیر تعینات کیا گیا۔ انہوں نے اس ذمہ داری کو تحسین و خوبی ادا کیا۔

اعزازت

(1)	ہلال امتیاز	صدارتی انعام	(صدر ممنون حسین)
(2)	ستارہ امتیاز	صدارتی انعام	(صدر غلام اسحاق خان)
(3)	پرائڈ آف پرفارمنس	(حکومت پاکستان)	
(4)	آدم جی ایوارڈ	(دی رائٹرز گلڈ)	
(5)	بہترین کالم نگار ایوارڈ	(آل پاکستان نیوز ایسوسی ایشن)	

کالم نویس اپنے مخصوص مزاج کے مطابق کالم لکھتا ہے اس لیے کالم نویس پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ اگر کالم نویس کا اندازِ تحریر تجزیاتی ہے تو اس کا کالم اس تجزیاتی انداز کی عکاسی کرے گا۔ اگر کالم نویس مزاحیہ مزاج کا حامل ہے، تو اس کا انداز بھی شگفتہ ہو گا۔ کالم نویس اپنے مخصوص مزاج، اسلوب اور شخصیت کے مطابق کالم تحریر کرتا ہے، ہر کالم اپنے نفس مضمون اور موضوع کے باعث منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ کالم مستقل عنوان کے تحت لکھا جاتا ہے، جس کی عمر ایک دن پر محیط ہوتی ہے۔ اس میں چونکہ دورِ حاضر کے مسائل و مصائب کا جائزہ لیا جاتا ہے اس لئے اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کالم ہلکے پھلکے شگفتہ انداز میں لکھا جاسکتا ہے اور مختلف ثقیل قسم کے الفاظ بھی اس میں سما سکتے ہیں۔

عطاء الحق قاسمی کی ادبی کالم نگاری

عطاء الحق قاسمی کا شمار ادب کے ان کالم نگاروں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اظہار و بیان کی بہترین صلاحیت رکھتے ہوئے کالم نگاری میں مقام پیدا کیا۔ انہوں نے قلم و قرطاس سے رشتہ ناطہ بہت جلد کر لیا تھا۔ عطاء الحق قاسمی کے کالموں میں مزاح کا عنصر غالب نظر آتا ہے فکاہیہ کالم ایسے کالم کو کہا جاسکتا ہے جو ہلکے پھلکے، شگفتہ لطیف پیرائے میں لکھا جائے۔ یہ زندگی کے ہر موضوع کو احاطہ تحریر میں لا سکتا ہے، احمد ندیم قاسمی فکاہی کالموں کی وسعت اور پھیلاؤ پر رقمطراز ہیں۔

"فکاہی کالم پر کسی موضوع کی قید نہیں ہوتی، یہ زندگی کے کسی بھی شعبے کو اپنا موضوع بنا سکتا ہے، بلکہ بعض اوقات فکاہی کالم محض ہنسنے ہنسانے کیلئے بھی لکھا جاتا ہے۔"(5)

فکاہیہ کالم کے تصور کے ساتھ ہی طنز و مزاح کا خیال ذہن میں پیدا ہوتا ہے، اس میں ادبی چاشنی کے ساتھ عوام کی تفریح طبع کا خیال بھی رکھا جاتا ہے، اخبارات میں ایک صفحہ "ستارے کیا کہتے ہیں" یا "آپ کا یہ ہفتہ کیسے رہے گا" ہوتا ہے۔ جس میں ہر بُرج سے تعلق رکھنے والے قارئین کا مستقبل سے باخبر رہنے کی تلقین کی جاتی ہے، قاسمی نے فکاہیہ انداز میں ہر برج کے متعلق اظہار خیال کیا ہے۔ مثلاً برج حمل کے متعلق لکھتے ہیں۔

"کاروبار میں لگائی ہوئی رقم ڈوب جائے گی۔ اور اگر کوئی رقم نہیں لگائی تو کوئی رقم نہیں ڈوبی گئی۔ دوسرے آپ سے صحتیاب ہونگے مگر آپ کسی دوسرے سے فیضیاب ہونا چاہیں گے تو کامیاب نہیں ہونگے"(6)

قاسمی اپنے کالموں میں "مزاح برائے مزاح" کی بجائے مزاح برائے اصلاح کے قائل ہیں، ان کی ظرافت کو مصلحانہ ظرافت کہا جاسکتا ہے۔ ایک ایسی ظرافت جس کے پس منظر میں علم و فراست، دانش و آگہی کے دریا بہہ رہے ہوں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"لاہور کے بینکوں میں کیش کی وصولی کے دو طریقے ہیں ایک چیک دے کر دوسرا کیشئر کو پستول دیکھا کر، دوسرا طریقہ عوام میں زیادہ مقبول ہے، کیونکہ یہاں کے بینکوں میں چیک دے کر رقم کیش کرانے میں خاصا وقت لگتا ہے"(7)

اپنے کالموں کو عوام میں مقبول کرنے کیلئے دلچسپ موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں۔ قاسمی کے موضوعات ایک دائرے میں قید نہیں وہ اپنے کالموں میں دورِ حاضر کے کسی واقعہ یا مسئلہ کو بنیاد بنا کر کالم کی ابتداء کرتے ہیں۔ تو کبھی پرانے معاملات و مسائل کو زیر بحث لاتے ہیں۔ مثلاً کبھی وہ کارپوریشن کی بے حسی اور بدحواسیوں کو منظر عام پر لاتے ہیں۔ کبھی واپڈا کی نااہلی کو بیان کرتے ہیں۔ کبھی محکمہ خوراک کی قلت پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ کبھی سیاسی لیڈروں کی بے ایمانیوں کا راز افشا کرتے ہیں۔ کبھی نسل نو کی بے سمتی کا رونا روتے ہیں۔ کبھی سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت کو بیان کرتے ہیں۔ قاسمی کے فکاہیہ اسلوب کی بنیاد شرافت، شائستگی اور وفاداری پر قائم ہے۔ وہ اپنے کالموں میں دوسروں پر پھبتی نہیں کستے، نہ تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور سوقیانہ پن سے بھی حتی الامکان احتراز کرتے ہیں۔ وہ اپنی متانت اور اخلاقی اقدار کی پاسداری کو قائم رکھتے ہیں۔

بقول ڈاکٹر سلیم اختر

"بطور کالم نگار عطاء الحق قاسمی نے اپنی باریک بینی کے بعد سب سے زیادہ کام کاٹ دار اسلوب سے لیا ہے، بلاشبہ وہ صاحب اسلوب قلم کار ہے۔ ایسا کاریگر اسلوب کہ گہری سے گہری بات چند جملوں میں کہہ جاتا ہے اور ایسا موثر کہ ہدف بھی مسکرا دے"(8)

قاسمی ایسے صائب الرائے شخص ہیں جو اپنے علم و تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں مخصوص معیاروں کی کسوٹی پر رائے قائم کرتے ہیں۔ پھر مضبوط دلائل سے نہایت فہم و فراست سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

"گدھا بہت ثقہ جانور ہے۔ یہ کبھی نہیں ہنستا، گدھے کبھی نہیں ہنستے، گدھے کی آواز میں ایک عجیب طرح کا جوش اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ جب رات گئے یہ انقلابی راگ چھڑتا ہے، تو لوگ کانوں میں انگلیاں دے لیتے ہیں، ہمارے ہاں انقلابی راگ اس لے میں گائے جاتے ہیں"(9)

قاسمی ابنائے روزگار کے چلن اور معاشرتی ناہمواریوں کو دیکھ کر روپڑتا ہے، قاسمی اپنے دکھ کی کیفیت کو مختلف کرداروں کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔اس لیے فکاہی کالم نویس ہونے کیساتھ ساتھ ان کے کالموں میں ورد کی کسک، آنسوؤں کی نمی اور دھیمی دھیمی آگ میں سلگنے کی کیفیت کا احساس بھی ملتا ہے۔

بقول ضمیر جعفری

"عطاء الحق قاسمی معاشرتی سیاسی کوتاہیوں اور ناہمواریوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ ظالم اور مظلوم کی نشاندہی اس کے کالموں میں جابجا نظر آتی ہے۔ بعض اوقات تو وہ آستینیں چڑھائے، ڈنڈا اٹھائے برے کو اس کے گھر تک چھوڑ آتا ہے"(10)

قاسمی نے اپنے کالموں میں کھیل، معاشرہ، معیشت، کاروبار، سیاست، سائنس، طب اور فیشن ہر موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔

بقول نصر اللہ خان

"عطاء الحق قاسمی کی تحریریں شگفتہ، منفرد اور متنوع ہیں"(11)

قاسمی کے کالموں میں ژولیدگی فکر اظہار و بیان کی مکمل صلاحیت موجود ہے، ان کے سیاسی، ادبی، تہذیبی ہر موضوع پر مشتمل کالم بڑے واضح اور متوازن ہیں۔وہ نہایت بے تکلفی سے اور بے تکان لکھتے ہیں۔وہ شخصیات کو بھی اپنے طنز کا نشان بناتے ہیں، لیکن یہ سب کرتے ہوئے شائستگی و ہمدردی کے عناصر کو فراموش نہیں کرتے جیسے کہ وہ ندیم احمد قاسمی اور اپنے سفر کی روداد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"دوران سفر ندیم احمد قاسمی نے سبحان اللہ کہا تو ایک انتہائی خوبصورت چہرے کے سواء کوئی چیز "سبحان اللہ آور" نہیں تھی بلکہ میں نے انشاء اللہ بھی کہا"(12)

معاشرے میں جب ناانصافی ہو یا کسی پر ظلم وستم ہو ان کا قلم بے نیاز نہیں رہتا، وہ بد تہذیبی اور بدعنوانی کے ناسوروں پر نشتر زنی کرتے ہیں، لیکن ان کے نشتر ستم آلود نہیں ہوتے۔شاید اس میں ان کی کامیابی کا راز ہے۔ان کے ہر مضمون میں اصلاح معاشرت کی کوشش ہوتی ہے، اگرچہ قاسمی نے سماجی اور معاشرتی مسائل اور معاملات کے متعلق بھی کالم تحریر کیے ہیں۔ قاسمی اس قسم کے کالموں کے ذریعے معاشرے میں موجود معاشرتی برائیوں کی نشان دہی شگفتہ انداز میں کرتے ہیں۔انہوں نے لوگوں کو رشوت، چوری، ملاوٹ، بدعنوانی، ڈاکے اور اخلاقی اقدار کی پامالی کے واقعات کا ذکر قارئین کو باخبر کرنے کیلئے مزاحیہ انداز میں کیا ہے۔ تحقیر انسانی پاکستان میں ہو یا پاکستان سے باہر قاسمی اپنے نوک قلم کو سیدھا کر لیتے ہیں۔ جیسے کہ وہ بکرا منڈی کا احوال تحریر کرتے ہیں۔

"جب میں پاکستان آیا تو مسلمانوں کا ایک تہوار جسے بڑی عید کہتے ہیں۔ قریب تھا اس دن مسلمان بکرے کی قربانی دیتے ہیں۔ میں اپنے دوست کے ساتھ بکرا خریدنے گیا میرے دوست نے ایک مریل سے دنبے پر ہاتھ رکھا اور پوچھا یہ سچ مچ کا دنبہ ہے یا اسے مار مار کر دنبہ بنایا گیا ہے"(13)

قاسمی کے کالموں میں زباں و بیان کی شیرینی اور شگفتگی بھی ملتی ہے۔ جو قارئین کو محظوظ کرنے کیساتھ تفریح کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔ مزاح اس شگفتہ کیفیت کا نام ہے۔ جو ماحول کی ناہمواریوں اور بے ربطیوں سے پیدا ہے۔ بے ڈھنگی اور بے ہنگم چیزوں کو دیکھ کر قاری میں بھی مسکرانے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ قاسمی ماہر فن کار کی طرح اپنے گردوپیش کے ماحول کی ناہمواریوں کو دریافت کرتے ہیں۔ اور انہیں ہمدردانہ شعور کے ساتھ نہایت ہنر مندی سے پیش کرتے ہیں۔ کہ قاری خندہ زیر لب کی کیفیت سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔

قاسمی کی شخصیت شاعری اور افسانہ کی نسبت کالم میں مختلف ہے، شاعری اور افسانہ میں تو زندگی کی تلخیوں کو بھرپور انداز سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن کالموں میں خوب ہنستے ہیں۔ خود بھی قہقہے لگاتے ہیں۔ اور قارئین کو بھی مسکرانے پر مجبور کرتے ہیں۔ معروف صحافی الطاف گوہر نے آپکے متعلق تو یہاں لکھا ہے۔

"Ata-ul-Haq Qasmi is the wittiest columnist of Pakistan" (14)

قاسمی کے کالموں میں ادب اور زبان و بیان کی چاشنی موجود ہے کہ قاسمی سے اختلاف رکھنے والے بھی ان کے طنز کی کاٹ، مزاح کی شگفتگی پر داد دیئے بغیر نہیں رہ سکے۔ ان کے کالم جذباتی اور لفظی گھن گرج سے یکسر پاک ہیں۔ وہ اپنا مدعا نہایت سادگی و شگفتگی سے بیان کرتے ہیں۔ اپنے کالموں میں سنجیدگی، متانت اور ظرافت کا حسین امتزاج رکھنے والے قاسمی، اپنی آنکھوں سے قارئین کو گردوپیش کے ماحول اور واقعات دکھاتے ہیں۔ اُن کے فکاہیہ کالم اپنے اندر مزاح سے زیادہ فکر و تدبر کا ایک وسیع ذخیرہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ کالم مسکراہٹیں دینے کے ساتھ ساتھ قاری کے شعور کے درواکرتے چلے جاتے ہیں۔ قاسمی کے کالموں سے بے زاری کا احساس نہیں ہوتا بلکہ طبعیت شگفتہ ہو جاتی ہے۔ ان کے کالموں کو شبنم کی اس پھوار سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جو آنکھوں کو طراوت بخشنے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈک کا احساس بھی دلاتی ہے۔ ان کے کالموں کا سلوب تحریر روانی، سادگی اور سلاست سے عبارت ہے۔ یہ اسلوب بظاہر سادہ نظر آتا ہے۔ لیکن اس میں کمال درجے کی پرکاری بھی موجود ہے۔ الفاظ کے انتخاب اور استعمال میں مشکل پسندی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ قاسمی درست اور معیاری زبان لکھنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے درست املا کا خاص اہتمام بھی کرتے ہیں۔ ان کی تحریروں پر رومانی عناصر بھی کار فرما ہیں۔ رومانیت ایسے ذہنی رویے کا نام ہے۔ جو زندگی کے تلخ حقائق سے دور طلسماتی دنیا میں لے جاتی ہے۔ قاسمی کے کالموں میں ایسی دنیا ملتی ہے۔ جو تلخ و ترش ہے اور شیریں بھی۔ انکی نثر سادہ اور سلیس ہے۔ تحریر کا انداز دل آویز ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے فقروں اور برجستہ جملوں، بولتے محاوروں سے ہر بات بے تکلفی سادگی اور روانی سے کہہ جاتے ہیں۔

قاسمی کے کالم معلومات میں اضافہ کا موجب بنتے ہیں۔ ان معلومات کا تعلق عدالت، حکمت، ادبیات، ریاست یا معاشرے سے ہوتا ہے۔ قاسمی بعض اوقات کسی خاص خبر، کسی اہم سیاسی نکتے یا ادبی شخصیت کے بیان کی تفصیل پیش کر کے اپنے قارئین کی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ کرتے ہیں۔ ان کے سوچنے اور لکھنے کا انداز عام فہم سلیس اور تحریر رواں دواں ہے۔ ان کی تحریروں میں نہ تشبیہات کے اینچ پینچ ہیں، تلمیحات کے چکر ہیں، نہ استعارات و کفایات کے گورکھ دھندے ہیں، بلکہ وہ عوامی مزاح نگار و کالم نویس ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو قارئین کے دل و دماغ کے قریب رکھا، قاسمی نے ساری زندگی اس پیشے کی حرمت کی۔ انہوں نے انگریزی و اُردو و فارسی الفاظ و تراکیب سے بھی کام لیا۔ ان کا طرز تحریر دل کش اور طنز سے بھرپور ہے۔ وہ معتدل مزاج کے مالک ہیں۔ وہ عمر کے اس حصے میں بھی پھونک پھونک کر اپنے

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

قلم کو حرکت میں لاتے ہیں۔ ضبط، تحمل اور اعتدال کا مادہ قدرت نے انہیں ودیعت کیا ہے۔ ان کے اداریوں میں ہمیں گہرا مشاہدہ رکھنے والے ادیب کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ ان کی کالم نویسی میں ٹھنڈک اور دھیما پن ہوتا ہے۔ جو جذبات کو مشتعل کرنے کے بجائے ذہن پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور دعوتِ فکر اور سوچ و بچار کی نئی راہیں کھولتا ہے۔ قاسمی طنز و ظرافت کے میدان میں اشہب قلم کی لگام تھامے رکھتے ہیں۔ ان کی شہ سواری کا مقصد روندنا، کچلنا، دل آزاری کرنا نہیں بلکہ آنسوؤں کو پونچھنا ہے۔ جس سے زیر لب مسلسل تبسم رہتا ہے۔ اسلوب نگارش دل نشیں ہے۔ ان کا کالم جہاں کاغذ پر خوبصورت بیل بوٹے بناتا ہے۔ وہیں طنز و مزاح کے کانٹے بھی بکھیر تا ہے۔ لیکن کانٹوں کی چھبن میٹھی ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا اوصاف کی بدولت قاسمی کا نام نہایت احترام سے لیا جائے گا۔ یہ وہ اعزاز ہے جو بہت کم صحافیوں اور ادیبوں کو نصیب ہوا ہے۔ بالخصوص فکائیہ کالم نویسی میں ان کا نام درخشاں اور تابندہ رہے گا۔ قاسمی کالم نویسی میں عبدالمجید سالک اور چراغ حسن حسرت سے متاثر دکھائی دیتے ہیں۔

"بقول معروف ادیب خالد اختر کے عطاء الحق قاسمی جتنی شگفتہ نثر لکھتا ہے، چراغ حسن حسرت زندہ ہوتے تو آج کے اس نثار کو دیکھ کر خوش ہوتے "(15)

حوالہ جات

(1) روزنِ دیوار سے، عطاء الحق قاسمی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ص22

(2) عطائیے، نیاز احمد، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ص2

(3) موصوف عطاء الحق قاسمی اور یاسر پیرزادہ سے تفصیلاً انٹرویو 2009 (الحمرا آرٹس کونسل) لاہور، (پروگرام بعنوان، کلام قاسمی، بزبان قاسمی)

(4) گوروں کے دیس میں، عطاء الحق قاسمی، نستعلیق مطبوعات لاہور، ص2

(5) اُردو صحافت اور فکائیہ کالم نگاری کی روایت، ڈاکٹر عبدالغفار کوکب، لاہور، بیکن بکس، ص31

(6) ستارے کیا کہتے ہیں، ندیم احمد قاسمی، مشمولہ سرماہی، "عبارت" حیدرآباد، خصوصی شمارہ، ص،327

(7) بلبلے، عطاء الحق قاسمی، نیشنل بک، فاؤنڈیشن، ص،75

(8) "ڈاکٹر "عطاء الحق قاسمی "ڈاکٹر سلیم اختر، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ص37

(9) روزن دیوار سے، عطاء الحق قاسمی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ص،188

(10) جرم ظریفی، ضمیر جعفری، نستعلیق مطبوعات، لاہور، ص15

(11) ایضاً--------------------------

(12) عطائیے، عطاء الحق قاسمی، سنگ میل پبلیکیشنز، ص20

(13) بلبلے، عطاء الحق قاسمی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ص17

(14) مجموعہ، گوہر الطاف، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ص104

(15) مجموعہ، محمد خالد اختر، نیشنل بک فاؤنڈیشن، لاہور، ص3